بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جلد ۲ — نمبر [illegible]

[illegible] مطابق [illegible] ۱۹۰[illegible]

الحق دہلی

اظہار الدین علی المخالفین

نمبر ۵

گذشتہ سات نمبرون مین بفضلہ تعالیٰ ہم نے حضرت حجۃ اللہ علی الارض سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ کارنامے نقل کئے ہیں جنکے ذریعہ آپ نے ادیان باطلہ پر دین اسلام کا غلبہ بذریعہ حجت وبراہین حسب پیشگوئی قرآن کریم ہو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ظاہر فرمایا تھا۔ اور ایسے طریق سے اتمام حجت کیا۔ کہ کسی مخالف دین کو مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ اور نہ ان طریقون مین سے کسی ایک طریق پر بھی اندرونی مخالفین برائے نام مسلمین مین سے آپ کا سا جوش مذہبی اور ایمانی ویقینی نمونہ دنیا مین نظر آیا کسی مدعی اسلام نے من اللہ [illegible] ایسے ایسے مقابلون کے لئے چیلنج نہین دیا۔ جن سے ان کا عجز وگریز وخاموشی ثابت ہوجاتے۔ اگرچہ گذشتہ نمبرون مین بہت کچھ زبردست نمونے آپ کی صداقت کے پائے جاتے ہین۔ مگر آج ہم ایک اور زبردست اور لاجواب تحفہ ہدیہ ناظرین کرتے ہین جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صدق اور آپ کی قوت ایمانی اور یقین باللہ کا آفتاب سے بھی زیادہ روشن ثبوت اہل بصیرت کو نظر آئے گا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سنہ ۱۸۹۷ء مین آپ کے دل مین منجانب اللہ تحریک ہوئی کہ اپنی قیصرہ ہند ملکہ معظمہ انجہانی کو بھی دعوت اسلام دی جاتے اور اس کے احسانات کا شکریہ اس طریق سے ادا کرین چنانچہ آپ نے تحفہ قیصریہ نام ایک رسالہ بطور عرائض مبارکباد ودعوت اسلام بحضور عالی جناب قیصرۂ ہند [illegible]۔

[illegible] ملکہ معظمہ والی انگلستان وہند دام اقبالہا بہ تقریب جلسہ جوبلی شصت سالہ [illegible]

یہ دعا گو کہ جو دنیا مین عیسیٰ مسیح کے نام سے آیا ہے اسی طرح وجود ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند اور اس کے زمانہ سے فخر کرتا ہے۔ جیسا کہ سید الکونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیروان عادل کے زمانے سے فخر کیا تھا۔ سو اسی بنا پر آج مجھے جناب ملکہ قیصرۂ ہند کی جوبلی کے مبارک موقعہ پر جو سچی وفادار رعایا کے لیے سراسر شکر اور خوشی کا محل ہے اس دلی دعا کے پورا کرنے کی جرأت ہوئی ہے۔ مین شکر کرتا ہون۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان تلخ صورتون اور شدتون کے بعد جنکا اس جگہ ذکر کرنا بے محل ہے۔ مجھے ایسے طور سے اپنی مہربانی کی گود مین لے لیا۔ جیسا کہ اس نے اس مبارک انسان کو لیا تھا جس کا نام ابراہیم تھا۔ اس نے میرے دل کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور وہ باتین میرے پر کھولین جو کسی پر نہین کھل سکتین جب تک اس پاک گروہ مین داخل نہ کیا جائے۔ جنکو دنیا نہین پہچانتی۔ کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور اور دنیا ان سے دور ہے۔ اس نے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ اکیلا اور غیر متغیر اور قادر اور غیر محدود خدا ہے جس کے مانند اور کوئی نہین اور اس نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے۔ کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندون مین سے ہے لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے۔ خدا نہین ہے۔ اور ہان خدا سے واصل ہے۔ اور خدا کی عجیب باتون مین سے جو مجھے ملی ہین۔ ایک یہ بھی ہے کہ مین نے عین بیداری مین باتین کرکے جو کشفی بیداری کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے۔ اس سے باتین کرکے اصل دعوے اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے [illegible] توجہ کے لائق ہے [illegible]

ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے۔ ایسے متنفر پائے جاتے ہیں۔ کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ یہ مکاشفہ کی شہادت بے دلیل نہیں ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر کوئی طالب حق نیت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے پاس رہے۔ اور وہ حضرت مسیح کو کشفی حالت میں دیکھنا چاہے۔ تو میری توجہ اور دعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے۔ ان سے باتیں بھی کر سکتا ہے۔ اور ان کی نسبت ان سے گواہی بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسا تحفہ ہے۔ جو حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ انگلستان و ہند کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے کے لایق ہے۔ دنیا کے لوگ اس بات کو نہیں سمجھیں گے کیونکہ وہ آسمانی اسرار پر کم ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن تجربہ کرنے والے ضرور اس سچائی کو پالیں گے۔ میری سچائی پر اور بھی آسمانی نشان ہیں۔ جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور اس ملک کے لوگ ان کو دیکھ رہے ہیں۔ اب میں اس آرزو میں ہوں۔ کہ جو مجھے یقین بخشا گیا ہے۔ وہ دوسروں کے دلوں میں کیونکر اتارا جائے۔ میرا شوق مجھے بیتاب کر رہا ہے۔ کہ میں ان آسمانی نشانوں کی حضرت عالی قیصرۂ ہند میں اطلاع دوں۔ میرے سچے ہونے کی یہی نشانی ہے۔ کہ مجھ سے وہ نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ جو انسانی طاقتوں سے برتر ہیں۔ اگر حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند توجہ کریں تو میرا خدا قادر ہے کہ ان کی تسلی کیلئے بھی کوئی نشان دکھا دے جو بشارت اور خوشی کا نشان ہو بشرطیکہ نشان دیکھنے کے بعد میرے پیغام کو قبول کریں۔ مگر نشان خدا کے ارادے کے موافق ہوگا نہ انسان کے ارادے کے موافق۔ ہاں فوق العادت ہوگا۔ اور عظمت الٰہی اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اگر حضور ملکہ معظمہ میرے تصدیق دعوے کے لئے مجھ سے نشان دیکھنا چاہیں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہو کہ وہ نشان ظاہر ہو جائے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ دعا کر سکتا ہوں کہ یہ تمام زمانہ عافیت اور صحت سے بسر ہو۔ لیکن اگر کوئی نشان ظاہر نہ ہو۔ اور میں جھوٹا نکلوں تو میں اس سزا میں راضی ہوں۔ کہ حضور ملکہ معظمہ کے پایہ تخت کے آگے پھانسی دیا جاؤں۔ یہ سب الحاح اس لئے ہیں۔ کہ ہماری محسنہ ملکہ معظمہ کو اس آسمان کے خدا کی طرف خیال آ جائے جس سے اس زمانہ میں عیسائی مذہب بے خبر ہے۔ وہ خدا جو کبھی اپنے وجود کو بے دلیل نہیں چھوڑتا۔ وہ جیسا کہ تمام نبیوں پر ظاہر ہوا۔ اور ابتدا سے زمین کو تاریکی میں پا کر روشن کرتا آیا ہے۔ اس نے اس زمانے کو بھی اپنے فیض سے محروم نہیں رکھا۔ بلکہ جب دنیا کو آسمانی روشنی سے دور پایا۔ تب اس نے چاہا۔ کہ زمین کی سطح کو ایک اعلیٰ معرفت سے منور کر دے۔ اور نئے نشان دکھاوے اور زمین کو روشن کرے۔ سو اس نے مجھے بھیجا ہے۔

بلفظہ ملخصاً تحفہ قیصریہ۔

ناظرین یہ وہ دعوت ہے۔ جو خدا کے برگزیدہ انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے شاہ وقت اور ہند و انگلستان کے شہنشاہ کے حضور پیش کی آپ دیکھیں۔ کہ اس میں کس یقین اور معرفت کیساتھ اظہار صداقت کیا گیا ہے۔ یہ جرأت ایک منصوبہ باز۔ فریبی اور ریاکار کو نہیں ہو سکتی کیا ہندوستان بلکہ تمام روئے زمین پر بڑے بڑے اسلام کے دعویدار جبہ پوش صوفی زاہد موجود نہیں تھے۔ اور اب موجود نہیں ہیں۔ مگر ان میں سے کسی نے بادشاہ وقت کو تو درکنار کسی معمولی عہدہ دار انگریز کو جو صرف اس کے ضلع کا ہی ڈپٹی کمشنر ہو کبھی دعوت اسلام دی؟ اس تحفہ میں جن پر زور الفاظ میں اسلام کی دعوت دی گئی ہے۔ اس کو ہم نے اس اقتباس میں نقل نہیں کیا۔ آپ صاحبان میں سے جو چاہیں اصل کتاب "تحفہ قیصریہ" اور پھر "ستارۂ قیصرہ" کو اول سے آخر تک ملاحظہ فرمائیں۔ اور دیکھیں کہ صداقت کا دریا اس میں کس طرح موجیں مار رہا ہے۔ کیا لکھنؤ کا النجم اور امرتسر کا مفتی اہلحدیث اور بدعتی اہل فقہ اپنے اکابرین سلف و خلف سے کوئی ایسی نظیر پیش کر سکتے ہیں؟ اگر کر سکتے ہیں۔ تو بتائیں۔ کہ ان کے لمبے چوڑے القاب والوں میں سے کوئی تھا

یا ہے۔ جس نے اسلام کی یہ محبت اور غیرت دکھا کر ایسی دعوت دیا دشاہو؟ وقت کو دی ہو۔ ہان بجز اس پاک گروہ کے جنکو خدا نے ہدایت خلق کے لیے چن لیا تھا۔ اور جو اولیاء کرام کے زمرہ مین داخل ہین اَور کسی ظاہر پرست لفّاظ نے ایسا نہین کیا علما ظواہر ہداہم اللہ نے تو ہمیشہ صدیق کو کاذب ہی بتایا۔ اور مومن کو کافر ہی ٹہرایا۔ آز آدم تا این دم ان کے وجود نامسعود سے بجز کفر کی ایذا دہی کے اور کچھہ بھی تو ہن نہین آیا۔ ربنا لا تجعلنا منہم۔ آمین

اور واضح رہے۔ کہ یہ رسالہ "تحفہ قیصریہ" اور "ستارہ قیصرہ" دونون بوساطت ویسرائے ہند بحضور ملکہ معظمہ ارسال ہوئے تھے جن کی رسید معہ شکریہ لارڈ کرزن ویسرائے ہند کی معرفت وصول ہوئی اور دو جلدین اور طلب فرمائی گیئن جو بہیجی گئین

دجّال اکبر

الحدیث کا وہ دجال جسمین خدائی صفات کے یہ مدعیان توحید و موحدین خالص قائل ہین جس کی نسبت ان بڑے خداپرستون کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہ مردے زندہ کرے گا جنت و دوزخ کا مالک زمین و آسمان پر حکمران ہوگا اپنے حکم سے سورج اور چاند زمین و زمان کو ادل بدل کر سکیگا جہان چاہے گا قحط ڈال دیگا۔ جہان چاہے گا مینہ برسا کر زمینون کو سرسبز و شاداب کرے گا۔ وغیرہ وغیرہ جس کی آمد کا بڑے شوق سے یہ لوگ انتظار کر رہے ہین۔ آخر کار انکی دعائین بہی سنی گئین۔ اور وہ دجال بہی پیدا ہو کر ظاہر ہوگیا چنانچہ "پرکاش" آریہ پارٹی کا مشہور آرگن اپنی تازہ اشاعت مین دجال اکبر کی امریکہ مین ظہور کی خبر دیتا ہوا خواہش کرتا ہے۔ کہ وہ ہندوستان مین بہی رونق افروز ہو کر آریون کی زمینون کی آب پاشی کر کے قحط کو دور کرے۔ اخبار پرکاش لکھتا ہے۔ کہ

"امریکہ کے علاقہ کیلیفورنیا مین مسٹر ہیٹ فیلڈ نامی ایک شخص ہے۔ جو بادلون سے مینہ برسا کر بہت روپیہ پیدا کرتا ہے۔ حال مین اس نے مینہ برسا کر ہزار پونڈ پیدا کئے ہین۔ وہ خشک زمین پر مینہ برساتا ہے جس مین نمی نہ ہونے سے کوئی پیداوار نہین ہو سکتی۔ مگر بارش کے بعد وہ شاداب ہو جاتی ہے۔ وہ ۱۵ اجزا سے [illegible] ادویہ کو آہنی تالاب مین پانی مین گہول دیتا ہے۔ جس کے بخارات آسمان کی طرف چڑہتے ہین۔ اور بادلون کو کھینچ کر زمین پر گھسیٹ لاتے ہین اور ان سے پانی برسنے لگتا ہے اور وہ ادویہ کی بہاپ سے پانی کا طوفان بھی برپا کر دیتا ہے۔ اس لیے اس کا لقب مینہ برسانیوالا پڑ گیا ہے یہ شخص واقعی عجیب انسان ہے۔ ہندوستان کی گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ اس کو معقول فیس دے کر ہندوستان مین بلا لے۔ اور اس سے متواتر بارشین کرا کر دیش کی قحط سالی کو دور کر دے۔"

بلفظہ پرکاش مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۱۲ء صفحہ نمبر ۹

امرتسر کا وہابی غیر مقلد اور لکھنؤ کا النجم مقلد اور اہل فقہ بدعتی خوش ہو کہ ان کا دجال بہی پیدا ہوگیا ہے۔ مناسب ہے۔ کہ یہ تینون اہل دجال بہی گورنمنٹ انڈیا سے درخواست کرین۔ کہ ان کا دجال انکے شہرون مین آکر انپر باران رحمت برسا کر انکی خشک کہیتیان ہری بہری کر جاوے

آئینہ حق نما

بجواب

الہامات مرزا

جہان مثل زلیخا مشتری تہا ہم مضامین کا تماشہ ہے وہ یوسف بنکے خود بازار مین آئے

ناظرین الحق کو یہ بشارت عظیمہ دی جاتی ہے کہ مولوی ثناء اللہ منکر امرتسری کے مایۂ ناز رسالہ "الہامات مرزا" کا جواب جس کا نام "آئینہ حق نما" ہے خدا کے فضل سے چھپکر تیار ہوگیا ہے۔ جواب کیسا ہے؟ اس کا فیصلہ ناظرین خود کرین گے۔ البتہ اسقدر کہہ سکتے ہین۔ کہ کوئی پہلو منکر معترض کا بغیر توڑے جیب نے چہوڑا نہین مکمل مفصل مدلل جواب ہے اور جسقدر بہی دیر اس کی اشاعت مین مصلحت و حکمت الہی کے ماتحت ہوئی اسیقدر آج خدائی توفیق و تائید سے منکر کے لیے باعث ذلت اور مصدقین و صادقین ثنا لیین و لم نجم مگر سلیم الفطرت مخالفین کے لیے موجب فرحت و عزت و حصول صادق کا موجب آئینہ حق نما ہوگیا ہے مین اسپر ابھی ریویو نہین کرنے لگا۔ صرف بطور خوشخبری کے ناظرین تک یہ اطلاع پہنچاتا ہون۔ کہ آئینہ حق نما عین عید الفطر کے دن شایع ہوگیا ہے جو انشاء اللہ شائقین کو عید کا چاند بنکر نظر آئیگا ضخامت اس کی معہ ٹائیٹل قریبا ۲۲ جزو اور تقطیع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چشمہ معرفت وغیرہ کو برابر ہے قیمت اس کی کتاب کی حیثیت سے کم از کم ایک روپیہ ہونی چاہئے تہی۔ لیکن چونکہ اس سے مقصود تجارت نہین۔ بلکہ اظہار صداقت و [illegible] حق مطلوب ہے۔ اس لیے قریب قریب لاگت کے اس کی

منقولات

میرا سفر ولایت اور اعلاء کلمۃ اللہ

مکرمی مولوی صاحب السلام علیکم و۔ "اعلاء کلمۃ اللہ" کے عنوان سے ایک نوٹ "زمیندار" کے کالموں میں یکم ستمبر کو نکلا ہے جسمیں بہت سی نیک خواہشوں کا اظہار آپ نے میرے سفر ولایت کے متعلق فرمایا ہے۔ خدا تعالی انہیں پورا کرے لیکن چونکہ یہ تحریر میرے اسلامی بھائیوں کے دلوں میں بہت سے خیالات اور جذبات کی تموج پیدا کر دے گی جن کا پورا ہونا ظہور میں لانا محض ارادہ خداوندی کے ماتحت ہے۔ اس لیے میں نے پسند کیا۔ کہ میں ان سطروں کے اندراج کی آپ کو تکلیف دوں۔

اعلائے کلمۃ اللہ اور بلاد غیر میں نہ میری قابلیت اور نہ میرا حوصلہ

> من بہ آن منزل عالی نتوانیم رسید
> ہان مگر فضل خدا نیز نہد گامی

اس میں شک نہیں۔ کہ وہی جنون جس نے مجھے گذشتہ تین سالوں میں ہندوستان کے مختلف دیار و امصار میں پھرایا وہی اصل باعث میرے اس سفر کا ہے۔ لیکن اسوقت جو میرے نصب العین ہے وہ اس خدمت کے لیے اپنے آپ کو تیار کرنا ہے جسکا نام تبلیغ اسلام یا اشاعۃ کلمۃ اللہ بلاد غریبہ میں ہے۔

میں بطلانہ حیثیت سے واقف ہوں۔ اپنی استعداد اور اپنے نقصوں سے بھی آگاہ ہوں۔ میں یہ جانتا ہوں۔ کہ اس اہم امر یعنی یورپ و امریکہ میں تبلیغ اسلام کرنے سے پہلے ایک کافی عرصہ اس کی تیاری کو دینے چاہیئے۔ اور میرے خیال میں اس طیاری کے لیے موزون جگہ بھی و مقامات ہیں۔ اگرچہ زبان انگریزی سے میں ایک عرصہ سے مزاولت ہے لیکن اس پر وہ قابلیت حاصل کر لینا جیسا کہ کسی کو اپنی مادری زبان پر ہو تو اسکے لیے بھی ایک خاص تیاری چاہتا ہے۔ علاوہ ازین اپنے مخاطبین کی کمزوریوں ان کے تعصبات ان کے نصب العین ان کے مطمع نظروں کی مجبوبات و مرغوبات ان کی دلچسپیوں اور تفریات وغیرہ سے مبلغ کو باخبر ہونا ضروری ہے۔ غرض اور بھی بیسیوں امور ہیں۔ جو ایک مبلغ کو تبلیغ کے وقت زیر نظر رکھنے چاہئیں۔ اور یہ وہ باتین ہیں خدا کی کتاب اشارہ فرماتی ہے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ

میں سردست چھ ماہ کے لیے جاتا ہوں۔ اور میرے خیال میں یہ عرصہ ان امور کے حاصل کرنے کے لیے بمشکل مکتفی ہو گا۔ ہاں فضل خدا اور قوم کی خالص دعائیں۔ اگر یہی مدنظر امور سے بڑھ کر مجھے خدمت کے قابل کر دیں تو فہو المراد میں نے ان امور کا ذکر کر دینا اس لیے ضروری سمجھا۔ کہ آپ کی محبت آمیز تحریر در اصل وہ ظاہر نہ کرتی تھی۔ جو مجھے مغرب کی طرف لے جا رہی ہے۔ بلکہ وہ جو میرے ناچیز ہاتھوں سے ذریعہ آپ دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان ایام میں کسی کا حول نہیں چاہتا۔ کہ کل دنیا مسلمان ہو جائے چاروں طرف اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کے نعرے سنائی دیں۔ اس لیے یہ ممکن ہے۔ کہ میرے اسلامی بھائی میرے اس سفر میں اپنی دلی آرزوؤں کے پورا ہونے کے متوقع ہوں۔ اور پھر یہ بھی بالکل ممکن ہے۔ کہ بعد میں ان کے خیالی توقعات کامل طور پر پورے نہ ہوں۔ یہ تو خدا ہی جانتا ہے۔ کہ اشاعت کے لیے میرے دل میں کہانتک جوش ہے۔ اور اس اعلے خدمت کے لیے اگر مولا کریم عطا کرے۔ تو میں ہر ایک قربانی کرنے کی خواہش اپنے دل میں پاتا ہوں لیکن ممکن ہے کہ میری شومی بخت مجھے اس نعمت عظمی سے محروم رکھے۔

میں نہیں چاہتا۔ کہ میرے اسلامی بھائی میرے متعلق کوئی لمبی چوڑی امیدیں قایم کریں ہاں وہ دعا کریں۔ کہ جو انکی دلی آرزوئیں ہیں وہ خدا تعالی مجھ جیسے نا اہل کے ہاتھوں سے سرانجام دلوا دے۔ یہی بھاری وجہ ہے۔ کہ میں نے دینی خدمت کے متعلق سفروں کو کسی قومی یا افراد کی چندوں پر منحصر رکھنا پسند نہیں کیا۔ اور نہ میرا یہ سفر ولایت کسی قوم یا انجمن یا کسی فرد خاص کے عطیہ سے وابستہ ہے نہ بقول آپ کے کوئی بمبئی کا باخدا بزرگ میرے اس سفر کے اخراجات کا متکفل ہے۔ خدا تعالی نے ہی مجھے گذشتہ تین سال میں اپنے کار و بار وکالت کو ایک حد تک چھوڑ کر خدمت دین کا شوق عطا فرمایا تھا۔ اور اب بھی وہی ذات پاک میری متکفل ہے۔ اور اسی کے فضل نے مجھے حوصلہ دیا ہے۔ کہ میں چھ سات ماہ کے لیے اپنے منصبی کاموں سے الگ ہو کر ولایت جا رہا ہوں۔ میں اپنے اسلامی بھائیوں سے کچھ نہیں چاہتا۔ ہاں درخواست دعا ہے۔ خدا تعالی مجھے صحت و ہمت عطا کرے۔ مجھے میرے ارادوں میں کامیاب کرے۔ مجھ سے وہ خدمت دین کرائے جس کی تیاری کے لیے میں سمندر پار جاتا ہوں مجھے تبلیغ اسلام کے

لیئے ہمت اور طاقت عطا کرے مجھے اپنی رضا کا طالب کرے میرے راستے سے مشکلات کو دور کرے اور وہ اسباب محض اپنے فضل و کرم سے عطا کر دے جن سے مین اس کے آخری پیغام کو مغربی دنیا تک پہنچانے کے قابل ہو جاؤن - آمین - ثم - آمین -

ما باں منزل عالی نتوانیم رسید
ہاں اگر فضل خدا پیش نہد گامے چند

اگر کوئی بھائی اپنے نیک مشورون سے مجھے مستفید کرے - تو مین تہ دل سے شکر گزار ہون گا - سردست میرا پتہ یہ ہے - خواجہ کمال الدین بذریعہ ایس لطیف اسکوائر بی - اے - کیپر - آف (مسرفت) دہلی بینک بشپ گرٹ ای سی لنڈن رقیمہ نیاز خواجہ کمال الدین - از ساحل بمبئی ۳ $\frac{9}{12}$

مین سات ستمبر کی دوپہر کو جہاز مین روانہ ہو نگا - اگر کوئی درد دل رکھتا ہے - تو میرے لیئے دعائے خیر کرے -

(ازمیندار)

محمدی مشنری ولایت کو

لاہور کے مشہور وکیل اور اسلام کے لیکچرار خواجہ کمال الدین صاحب بی - اے - انگلستان مین اسلام کا پرچار کرنے کے لیئے روانہ ہو گئے ہیں اور آپ نے چلتے وقت ارادہ ظاہر فرمایا ہے کہ آپ اس دورہ مین کم از کم ایک سال تک انگلستان مین رہ کر اسلام کا سرگرمی کیساتھ پرچار کرینگے اور اگر اس عرصہ مین وہان آپ کو کچھ کامیابی ہوتی نظر آئی تو بعدہٗ وسیع پیمانے پر پرچار کا انتظام کرین گے - خواجہ صاحب کو اپنے مشن مین کامیابی ہونا یا نہ ہونا بالکل دوسری بات ہے لیکن اس مین شک نہین - کہ آپ کا اسلامی جوش اور اپنے مذہب کیساتھ محبت قابل تعریف ہے - آریہ بھائی تو دنیا مین چارون ویدون کا پرچار کرین گے صرف بھجنون ہی مین گلا کھول خوش کرتے رہے مین - اور مکہ کی دیوارون و یروشلم کی گرجاؤن کے میناروں پر ہمیشہ خیالی ہی " اوم " کے جھنڈے گاڑتے رہتے ہین - مگر مسلمانون نے انہین عملاً بتا دیا ہے - کہ مذہب کی اشاعت یون ہوا کرتی ہے -

(مسافر آگرہ)

مشتہر

خواجہ کمال الدین صاحب کا سفر انگلستان

ہمعصر آبزرو لکھتا ہے کہ خواجہ کمال الدین بی - اے - ایل ایل - بی پلیڈر لاہور اپنے ذاتی خرچ پر ولایت کو جانے والے ہین - خواجہ صاحب کی تشریف بری کا کوئی پولٹیکل مقصد نہین نہ کسی دنیوی مطلب [illegible] - کے لیئے وہ ولایت کو جا رہے ہین - بلکہ انکی تشریف بری کا مقصد خاص دینی خدمت اور اسلامی تبلیغ ہے - ان کا ارادہ ہے کہ انگلستان مین جاکر اسلام کی صداقت پر لیکچرون کا ایک سلسلہ شروع کرین اور دیکھین کہ آیا - اسلام کی اشاعت اور ترقی کے لیئے انگلستان مین موقعہ ہے - اور کسی اسلامی مشن کے برطانیہ کلان مین کام کرنے سے کوئی مفید نتیجہ پیدا ہونے کی توقع ہے - خواجہ صاحب انگریزی زبان کے ایک فصیح و بلیغ لکچرار ہین اور نہ صرف اپنے مذہب کے متعلق ان کی علمیت و واقفیت وسیع ہے بلکہ دوسرے مذاہب کے متعلق بھی ان کی علمیت کو جامعیت کا رتبہ حاصل ہے -

خواجہ صاحب کا ارادہ ہے - کہ کم از کم ایک سال تک وہ انگلستان مین قیام رکھین -

چونکہ یہ پہلے اولوالعزم اسلامی خدمتگذار ہین - جنہون نے محض اسلامی خدمت کے لیئے سفر انگلستان کا عزم کیا ہے - اس لیئے انکے اسلامی جوش اور دینی حب سے کسیکو انکار نہین ہوسکتا - ہر سچے مسلمان کی تمنا ہے - کہ انہین اپنے نیک ارادون مین اللہ تعالیٰ کامیابی بخشے -

(افغان پشاور)

ایک احمدی مشنری اشاعت اسلام کیلیئے ولایت کو

خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور کے نام سے ہمارے ناظرین اچھی طرح سے واقف ہین - آپ مرزا غلام احمد (علیہ السلام) قادیانی کے احمدیہ فرقہ مین آج کل خلیفہ نور الدین سے دوسرے درجہ پر ہین - (یہ غلط ہے الحق) دین کے پرچار کیلئے آپ مین ایثار کا بہت مادہ ہے - حال ہی مین جنوبی و مغربی ہند کا دورہ لگا کر لاہور واپس آئے تھے اب گذشتہ

سینیچر کو آپ انگلستان مین اشاعت اسلام کے لیئے روانہ ہو گئے ہین
بعض اخبارون مین یہ خبر گشت کر رہی ہے۔ کہ خواجہ صاحب بمبئی کے
کسی سیٹھ کے خرچ پر یا کسی انجمن کیطرف سے وہان بھیجے گئے ہین۔
لیکن انھون نے ہر دو افواہون کی زور سے تردید کی ہے انھون نے
لکھا ہے۔ کہ جو اشاعت مذہب کا جوش گذشتہ تین سالون مین مجھے ہندوستان
کے مختلف شہرون مین لے جاتا رہا ہے۔ وہی اب انگلستان لے جا رہا
ہے۔ مین۔ قومی امداد پر کسی مشن کے لیئے جانے کا قایل نہین۔ کیونکہ خدا
کو معلوم ہے۔ کہ وہان اس مشن کی سرسبزی ہونے والی ہے یا نہین!"
(پرکاش لاہور)

رسل و رسایل

جناب ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ نیازمند نے
خواجہ کمال الدین صاحب کے تشریف فرمائے یورپ
پر ایک نظم مختصر لکھی ہے۔ امید کرتا ہون کہ آپ الحق کے کسی
گوشہ مین جگہ دے کر مشکور فرمائین گے۔ زیادہ والسلام

بہار بوستان خواجہ کمال الدین ہین
واعظ ہیم و خزان خواجہ کمال الدین ہین
دین ایزدی کی امان خواجہ کمال الدین ہین
واعظ شیرین بیان خواجہ کمال الدین ہین
ہو رہا کفر و شرک کا اب کچھ نہین کھٹکا ہمین
رہبر [illegible] ہندوستان خواجہ کمال الدین ہین
عازم یورپ ہوئے اسلام کی تبلیغ کو
ہر سفر سے شادمان خواجہ کمال الدین ہین
[illegible] لندن جا رہے ہین آپ [illegible] نسیم
[illegible] وہان خواجہ کمال الدین ہین
[illegible] حضرت مرزا غلام احمد مسیح
[illegible] بیان خواجہ کمال الدین ہین
وہ مسیح اور مہدی [illegible] تھے وہ [illegible]
ان کے دل سے مدح خوان خواجہ کمال الدین ہین

سینکڑون جس نے صداقت کے نشان ظاہر کیئے
بیشک ان کے رازدان خواجہ کمال الدین ہین
ہان اسی مہدی کے نور الدین خلیفہ آج ہین
جیسے خضر ہان خواجہ کمال الدین ہین!
نام بھی واللہ کیا پایا کمالون سے بھرا
یعنی خواجہ خواجگان خواجہ کمال الدین ہین
اسپہ طرہ یہ کہ خادم ہین مسیح وقت کے
مومنون کی حرز جان خواجہ کمال الدین ہین۔
مژدہ اے قوم مسلمان ہو مبارک یہ تجھے
دین کے رہبر بے گمان خواجہ کمال الدین ہین
قاسم اسلام نے چشمے کیئے لاکھون رواں
دین حق کے مدح خوان خواجہ کمال الدین ہین
قوم کے ہمدرد راہ حق مین کر دین جان نثار
مستحق عز و شان خواجہ کمال الدین ہین
کیون نہ اب شاداب اہل دین کی ہو کشت امید
آبیاری کو روان خواجہ کمال الدین ہین +
بھر لو اب امید کے پہولون سے دامن مومنو
اس چمن کے باغبان خواجہ کمال الدین ہین
کشتی اسلام کو طوفان سے دی جس نے نجات
اوس کے خادم خوش بیان خواجہ کمال الدین ہین
گلشن اسلام ان سے آج کل ہے لالہ زار
باعث صد امتنان خواجہ کمال الدین ہین
صحن مین جن کے ہوئے جاروب کش فتح و ظفر
ایسے عالی آستان خواجہ کمال الدین ہین۔
دم کے دم مین منکرو نکو بند کر دین ناطقہ
واہ کیا معجز بیان خواجہ کمال الدین ہین
آریہ برہمو وغیرہ کیون نہ کٹ جائین بھلا
ہند مین سیف اللسان خواجہ کمال الدین ہین
ان کی ہر تقریر نے عالم مسخر کر لیئے ÷ +
واہ کیا شیرین زبان خواجہ کمال الدین ہین
جا رہے ہین انگلینڈ کو تبلیغ دین کے واسطے
[illegible] ہندوستان خواجہ کمال الدین ہین

مگنی پر روانگی دربار نورالدین سے

شاد کام و شادمان خواجہ کمال الدین ہیں

تو مع انگلستان جان و دل سے میزبانی کر ادا

آگیا تیرے مہمان خواجہ کمال الدین ہیں

مغربی دنیا پہ جن کے لیکچروں کا شور ہے

حق کے وہ شیر ژیان خواجہ کمال الدین ہیں

تاج بخش قیصر برطانیہ کے عہد میں

بے خطر اور بے امان خواجہ کمال الدین ہیں

واپس آئین عافیت سے ہم سب مانگین یہ خیر

داخل ہندوستان خواجہ کمال الدین ہیں

قادیان دار الامان آزاد ہے بیشک

سب کے قربان ذی نشان خواجہ کمال الدین ہیں

راقم

شیخ محمد عبد اللہ آزاد۔ ایجنٹ خریدار الحق۔ از میرٹھ محلہ کرم علی

علاقہ چار دروازہ

علی پوری بزرگ کی بزرگی

جناب ایڈیٹر صاحب الحق سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد از سلام کے عرض ہے۔ کہ مضمون مندرجہ ذیل

کو اپنے اخبار الحق میں درج فرما کر مشکور فرماوین۔

کوئٹہ کی جامع مسجد میں آج کل پیر جماعت علی شاہ شروع ماہ رمضان سے مقیم ہیں۔ کیمپ کوئٹہ کا محمد ابراہیم ٹیلر ماسٹر رسالہ نمبر ۔ جو ایک معزز آدمی ہے ہمراہ رسالدار صاحب رسالہ ہذا جامع مسجد کو بہر غرض بیعت پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور [illegible] قرآن اور نماز پڑھ رہے تھے۔ ابراہیم صاحب نے کہا۔ آج کل لوگ قرآن شریف کو اخبار کی طرح پڑھتے ہیں۔ [illegible] پیر صاحب نے کہا۔ کہ اسطرح پڑھنا بھی نیکی ہے۔ ماسٹر ابراہیم نے کہا۔ کہ [illegible] کیا ہے۔ ذرا نیکی کی تشریح کریں پیر صاحب سے [illegible] غصہ آئے [illegible] آپ [illegible] ایک دو [illegible] [illegible] جو صرف [illegible]

ہین ہاتھاپائی ہو گئی۔ اور بیچارے ماسٹر کو آغاز زد و کوب کیا۔ کہ مسجد تمام جابجا سے خون سے رنگین ہو گئی۔ کچھ آدمیوں نے بیچارے ماسٹر کو بچایا۔ اور مسجد سے نکال دیا۔ ورنہ ضرور بالضرور اس کو جان سے مار دیتے۔ اتنے میں پیر صاحب جو کسی ضروری کام کے واسطے اندر مسجد کے تشریف لے گئے تھے۔ باہر آئے۔ اور فرمایا۔ کہ تم نے اس کافر کو جان سے کیوں نہ مار دیا۔ آج کل کے نامی گرامی پیروں کا حال ضرور بضرور آگاہی عام کے لیئے درج اخبار فرما کر عند اللہ ماجور اور مشکور فرماوین گے۔

ملک فضل کریم احمدی۔ سابق مرید جماعت علی شاہ

از مقام کوئٹہ۔ افغانستان

الحق خدایا یہ نمونے ہین تری امت کے پیروں کی

بھلا آگے ترے کیا حاجت اظہار یا اللہ

پیر صاحب کی یہ ہمیشہ کی ورزش ہے آپ ہر جگہ یہی کرامت دکھایا کرتے ہین۔ اخبار اہل حدیث میں پیر صاحب کی ایسی کرامتین بہت درج ہین۔ تعجب ہے۔ کہ اسقدر کرامت دیکھکر بھی ٹیلر ماسٹر صاحب نے پیر کو عدالت کا منہ نہ دکھلایا۔

لاہور کی عدالت میں ۱۸ ستمبر کو الگ الگ دو استغاثے دائر کیئے ہین۔ ایڈیٹر افغان کے خلاف جو استغاثہ دائر کیا گیا ہے۔ اس میں مدعی کا بیان دعوے یہ ہے۔ کہ جے ولیم مستغیث بنام عبد اللہ ایڈیٹر و پبلشر افغان پشاور (۱) مستغیث ایک شریف خاندان سے ہے۔ (۲) مستغیث کا باپ ذات کا پٹھان اور فوج میں صوبیدار رہا۔ (۳) ملزم اخبار افغان پشاور کا ایڈیٹر پبلشر اور پرنٹر ہے۔ اور اپنے اخبار مورخہ ۱۲۔ اگست میں اس نے دیدہ و دانستہ ایسی عبارت لکھی ہے جس سے مظہر مستغیث کی ازالہ حیثیت عرفی ہوئی ہے کیونکہ مظہر کو بالکل غلط طور پر چوہڑہ بیان کیا گیا ہے۔ (۴) اخبار افغان کے اس پرچہ کی اشاعت لاہور میں ہوئی ہے ملزم کو زیر دفعات ۵۰۰ تعزیرات ہند سزا دیجائے۔

بالکل اسی قسم کا عرضی دعوے اخبار المنیر کے خلاف داخل کیا گیا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ اخبار افغان کی حالت میں صرف اس کے ایڈیٹر کے خلاف اور اخبار المنیر کی حالت میں اس کے ایڈیٹر منشی غلام حسین کے ساتھ ہی اس کے مینجر حافظ خدا بخش کے خلاف بھی چارہ جوئی کی گئی ہے مستغیث کے حلفی بیان قلمبند کرنے کے بعد عدالت نے ملزموں کے نام وارنٹ ضمانتی دو دو سو روپیہ جاری کرکے بغرض حاضری عدالت کے لیئے ۱۸ اکتوبر تاریخ مقرر کی

خبرین

نمونیا ہیضہ اکثرت سے بہت سی جانین تلف ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ اب پہلے سے بیماری کا زور بہت کم ہے۔ ... موسم ... ہو رہا ہے۔

کامریڈ کلکتہ سے دہلی میں آنے والا ہے۔ مشینیں اور ... چھپائی کا کل سامان آگیا ہے۔ امید ہے۔ کہ اکتوبر کا پہلا ... سے شایع ہوگا۔

ہمدرد روزانہ مسٹر محمد علی صاحب اڈیٹر کامریڈ دہلی سے ... ہمدرد نام سے اسی اکتوبر میں نکالین گے جو ... واشاعت موجودہ تمام روزانہ اخبارون سے سبقت ... گا۔ انشاء اللہ

ہندو یونیورسٹی کے متعلق ہمعصر جھنگ سیال لکھتا ہے ... اہل اسلام کیطرف سے مسلم یونیورسٹی کے چارٹر لینے سے ... ہے۔ ہندو دنیا میں بھی یہ سوال اٹھ رہا ہے۔ کہ ہندو یونیورسٹی ... سرجو ... ہمعصر ... لکھتا ہے۔ کہ ہندوؤن کا ارادہ ہے ... جمع ہو جانے کے بعد سرکار سے کوئی بات کی جائیگی ... کوشش کی گئی تو سرکار اپنا حکم واپس لے لے گی اور ... ویسی ہی بنی رہے گی جیسا کہ ہندو چاہتے ہیں۔

شہنشاہ جاپان کا جنازہ شہنشاہِ جاپان کے انتقال ہوگئے ہیں لیکن ان کے تجہیز و تکفین کی رسم باقاعدہ طور ... شاہی محل میں ادا ہوئی۔ جہان لاش رکھی تھی۔ نوجوان ... فوجی لباس میں ملبوس تھا۔ شہنشاہ بیگم۔ بیوہ ملکہ بیگم ... سے شاہزادے اور وزرا و شرفا کے علاوہ یورپین اصحاب ... تھے۔ جاپانی طریق اور جاپانی زبان مین مذہبی رسوم ادا ہوئین ... قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ بادشاہ سب سے کرسی خاندان ... ایک لاش کے سامنے گیا۔ سجدہ کیا۔ اور بادشاہ ... کی پرستش اور اس سے دعا مانگی۔ جاپان جیسا ترقی ... مردون کی روحون کی پرستش یہ واقعہ بتا رہا ہے۔ کہ ... رسم کسی قوم کی سوشل زندگی کا جزو بن جاتا ہے۔ تو اس کا ثنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ نوجوان بادشاہ نے بہت سے قیدی چھوڑے اور دس لاکھ ین خیرات ہین دیئے۔

راولپنڈی مین چند دنون سے لالہ پوہو رام نامی ایک ڈسٹرکٹ جج کے خلاف رشوت ستانی کے مقدمات چل رہے تھے کرنل پاپہم ینگ صاحب بہادر معہ کمیشن ان مقدمات کی تفتیش پر مامور تھے۔ چنانچہ خبر آئی ہے۔ کہ کمیشن کی رپورٹ پر لالہ صاحب ... جنوری ۱۹۱۲ء سے موقوف کر دیئے گئے۔ اسمین کوئی شک نہین۔ کہ لالہ جی اب ہی سستے چھوٹے۔

جنوبی افریقہ کی گورمنٹ نے حضور ملک معظم جارج پنجم اور ملکہ میری کو دعوت دی ہے۔ کہ آپ ۱۹۱۴ء مین پریٹوریا مین تشریف لاکر نئے گورمنٹ ہاؤس کا افتتاح اپنے دست مبارک سے فرمائین۔

دن بدن لڑائی کے سامانون مین ترقی ہو رہی ہے۔ خبر ملی ہے۔ کہ امریکہ والون نے ایک ایسی کشتی طیار کی ہے۔ جو پانی کے اندر ہی اندر چلا کرے گی۔ اس کشتی نے پانی مین ۲۰۳ فٹ تک نیچے چلنے مین کامیابی حاصل کر لی ہے۔

ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک وکیل محمد تحفظ خان نامی کا اس بنا پر نوٹس لیا ہے۔ کہ اس نے مستغیث سے زور دے کر راضی نامہ پر دستخط کرالیئے تھے۔ مستغیث اس کا موکل تھا مستغاث علیہ کے کہنے پر وکیل نے مستغیث کو وارنٹ نکلنے کا خوف دلایا اور دستخط کرالیئے وکیل کا ابھی تک کوئی جواب نہین گذرا۔

موٹر کار کے حادثے بمبئی کارپوریشن کے سامنے کمشنر پولیس بمبئی کی ایک رپورٹ پیش ہوئی ہے۔ جس مین بتلایا گیا ہے۔ کہ ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۱ء تک ۷۲۰ آدمی موٹر کار کے حادثون سے زخمی ہوئے ہین منجملہ جن کے ۱۴۵ آدمی مر گئے ہین۔ اور باقی زندہ ہین۔ کئی آدمیون کا چالان ہوا ہے۔ اور بہت سے سزا بھی پا گئے

پاک پٹن کے ایک شخص دیال سنگھ نے ایک پیسہ کا مستعمل ٹکٹ لگا کر پوسٹ کارڈ کو ڈال دیا پوسٹ ماسٹر نے دیکھ لیا۔ اور پوسٹ ماسٹر جنرل کی بجنسہ ارسال کر دیا پوسٹ ماسٹر بہادر نے صاحب ڈپٹی کمشنر ملتان کو توجہ دلائی تھی۔ ا ر صاحب کی عدالت سے ملزم کو ایک ماہ قید ...